# مقدمہ - تحریف بائبل بزبان بائبل

| | | |
|---|---|---|
| مولف | : | عبداللطیف مسعود |
| ناشر | : | عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ - حضوری باغ روڈ - ملتان |
| صفحات | : | ۳۰۰ |
| اشاعت | : | اکتوبر ۱۹۹۷ء |
| قیمت | : | ایک سو روپے |

مولانا عبداللطیف مسعود اپنے مطالعہ مسیحیت کا ماحصل ایک عرصے سے مختصر کتابچوں کی شکل میں پیش کررہے ہیں' جن میں سے بعض پر "عالم اسلام اور عیسائیت" میں تبصرہ لکھا جاچکا ہے۔ اب ان کی نسبتاً ضخیم کتاب "مقدمہ - تحریف بائبل بزبان بائبل" شائع ہوئی ہے۔

بائبل کا مطالعہ کرنے والے مسلمان اہل علم کو اکثر یہ شکایت رہی ہے کہ بائبل کے تراجم میں رد و بدل ہوتا رہتا ہے۔ مولانا عبداللطیف مسعود نے اس شکایت کو تحقیق اور محنت سے اولاً ایک تقابلی چارٹ کی شکل میں پیش کیا جس میں انہوں نے دکھایا ہے کہ ہر نیا ترجمہ پہلے ترجمے سے کس طرح اور کتنا مختلف ہے۔ (چارٹ کے لیے دیکھیے: ماہنامہ "الشریعہ" - گوجرانوالہ بابت دسمبر ۱۹۹۰ء)۔ مولانا مسعود کی یہ دلچسپی اب ایک ہزار صفحات پر محیط ضخیم کتاب کی شکل اختیار کرچکی ہے جس میں بائبل کی چار سو آیات کی صحت اور ان میں تحریف زیر بحث آئی ہے۔ انہوں نے اپنی اس کاوش کو "کشف الستور عن التحریف فی الانجیل و التوراۃ والزبور" یا "تحریف بائبل بزبان بائبل" کا نام دیا ہے۔ اس ضخیم مسودے کا "متی کی انجیل" سے متعلق حصہ کتابچے کی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب مولانا مسعود کی جامع کتاب کا طویل مقدمہ ہے جس میں بائبل کی تدوین و تحریر کے مختلف ادوار' مصنفوں' قدیم نسخوں' ان کے ترجموں اور ان کے درمیان تناقض اور رد و بدل پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ اس تحقیق سے مولف کے پیش نظر یہ مقصد ہے کہ مطالعہ مسیحیت سے دلچسپی رکھنے والوں کو مسیحیت اور اناجیل کے متعلق بنیادی امور سے متعارف کرایا جائے اور انہیں اس شعبے میں مہارت حاصل کرنے کی ترغیب دی جائے۔

مولف کا دعویٰ ہے کہ بائبل کے تراجم میں تبدیلی' ترمیم اور حک و اضافہ کا عمل مسلسل جاری ہے۔ کبھی ایک آیت دوسطروں پر مشتمل تھی' پھر یہ آیت یک سطری ہوگئی یا سرے سے غائب ہی ہوگئی' اس طرح کئی آیات کا مفہوم بدل گیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے متی کے پانچوں باب کی ۴۴ ویں آیت کا حوالہ دیا ہے جو ۱۸۹۶ء کے ایڈیشن میں پانچ جملوں کی صورت میں موجود تھی' مگر پہلے ترمیمی ایڈیشن (بابت ۱۹۰۳ء) میں اسے مختصر کرکے دو جملوں تک محدود کردیا گیا اور باقی جملوں کو متن سے نکال کر حاشے پر لکھ دیا گیا۔ ساتھ ہی یہ وضاحت کی گئی کہ بعض قدیم نسخوں میں اس موقع پر یہ عبارت موجود نہیں' یا الفاظ مختلف صورتوں میں ہیں۔

"متی کی انجیل" ہی میں آیات ۱۷ : ۲۱ اور ۱۸ : ۱۱' نیز "مرقس کی انجیل" میں آیت ۱۱ : ۲۶ بھی مذکورہ بالا عمل سے گزری ہے۔ ترمیمی ایڈیشن میں "متی" کی آیت ۱۷ : ۲۰ کے بعد آیت ۲۱ ترک کرکے ۲۲ اور آیت ۱۸ : ۱۰ کے بعد آیت ۱۱ ترک کرکے ۱۲ لکھ دی گئی ہے۔ مرقس کی آیت ۲۶ حذف ہوگئی ہے۔ ترمیمی ایڈیشن میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ کوئی آیت خارج کی گئی ہے۔

بائبل کے مختلف ایڈیشن اور تراجم تیار کرنے والے اہل علم کی رائے ہے کہ اگر سابق ترجموں میں کوئی آیت یونانی یا لاطینی متون کے قریب نہیں تھی تو ترجمے میں تبدیلی کرکے اسے اصل متون سے قریب تر کر دیا گیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ترمیم شدہ یا نیا ترجمہ پہلے شائع شدہ ترجمے سے زیادہ صحیح ہے۔ مولانا مسعود تراجم میں تبدیلی اور ترمیم کو اس نظر سے نہیں دیکھتے' ان کی رائے میں جدید مترجموں نے بعض اعتراضات سے بچنے کے لیے ترمیم اور تبدیلی کی ہے' اور یہ سلسلہ قدیم دور کے نسخوں سے چلا رہا ہے' لہٰذا مولانا مسعود کے نزدیک یہ عمل بائبل میں صریح تحریف ہے۔

مولانا مسعود نے مسیحی علماء اور محققین بائبل کے مختلف بیانات بھی پیش کیے ہیں۔ ان کی تحقیق کے مطابق مسیحی علماء کو اس صورت حال سے انکار نہیں ہے کہ بائبل کے قدیم نسخوں کے متون اور مضامین میں بے حد تضاد ہے' اسی طرح تراجم میں تضاد پایا جاتا ہے۔

زیر نظر کتاب میں اگرچہ بائبل کے متن پر سخت تنقید کی گئی ہے' مگر اس کے ساتھ بائبل کی جمع و تدوین وغیرہ امور کے بارے میں بے حد اہم اور مفید معلومات یک جا کی گئی ہیں۔ عہدنامہ عتیق و جدید کی متروک کتابوں' عہدنامہ جدید کے ابواب اور آیات کے بارے میں دی گئی تفصیل بہت قابل قدر ہے۔ مصنف کا انداز بیان محققانہ ہے اور بہت حد تک مناظرانہ بھی۔

"مقدمہ - تحریف بائبل بزبان بائبل" کے مثبت پہلوؤں کے ساتھ یہ بات بری طرح کھٹکتی

ہے کہ بعض معلومات ثانوی ماخذوں سے حاصل کی گئی ہیں۔ مثال کے طور پر، "وقوع تحریف کی چار عالمانہ وجوہ" کے زیر عنوان جو بحث پروفیسر سید نواب علی کی کتاب "تاریخ صحف سماوی" سے، کسی صفحے کی نشاندہی کیے بغیر نقل کی گئی ہے (ص ۱۶۷)، ریورنڈ تھامس ہارٹ ویل ہورن (Rev. Thomas Hartwell Horne) اپنی کتاب An Introduction to the Critical Study of The Holy Scriptures (ایڈ نبرا : ۱۸۲۱ء) میں بیان کر چکے ہیں۔ "وقوع تحریف کی چار عالمانہ وجوہ" کے حوالے سے پروفیسر سید نواب علی کاماخذ بھی دراصل یہی کتاب ہے۔

جناب مصنف نے اپنی عبارت میں بعض مقامات پر انگریزی الفاظ استعمال کیے ہیں اور انہیں بلا تکلف اردو رسم الخط میں لکھا ہے، مثلاً" ایک جگہ "منقع اور کلیر طور پر" (ص ۱۶) کے الفاظ ہیں۔ کلیر(clear) کی جگہ باسانی اردو متبادل استعمال کیا جاسکتا ہے۔ "تحریف اور گزبریشن" (ص ۴) میں "گزبریشن" تو بہت ہی سطحی ترکیب ہے۔ نیز اگر مغربی محققین کے نام اردو کے ساتھ انگریزی رسم الخط میں لکھے جاتے تو ان کے تلفظ میں کم از کم انگریزی جاننے والوں کو کوئی غلطی نہ ہوتی۔ جناب مصنف نے متن کتاب میں بعض جگہوں پر رموز و اختصارات استعمال کیے ہیں، مگر کتاب میں ایسی کوئی فہرست موجود نہیں جس سے معلوم ہوسکے کہ ان رموز واختصارات سے کیا مراد ہے۔

کتاب میں بائبل کے پیش کردہ اقتباسات کو اصل ماخذ سے موازنہ کرکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اقتباسات کے نقل کرنے میں پوری دقت نظر کا ثبوت دیاگیا ہے، البتہ "انجیل تھامس" کے متعلق جناب مصنف کا یہ لکھنا درست نہیں کہ یہ ۱۹۰۱ء کی مطبوعہ ہے۔ "انجیل تھامس" ۱۹۵۹ء میں پہلی بار شائع ہوئی تھی، البتہ ۱۹۰۱ء / ۱۳۱۹ھ میں "چودہوی صدی پریس - راولپنڈی" سے "تبتی انجیل" کا اردو ترجمہ شائع ہوا تھا، جو جناب مصنف کے کتب خانے میں موجود ہے۔ غالباً" غلطی سے موخر الذکر انجیل کے سن اشاعت کو "انجیل تھامس" کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔

کتاب کا آخری باب "بائبل اور قرآن کا کچھ تقابلی مطالعہ" ہے۔ اس میں قرآنی آیات کی تخریج نہیں کی گئی اور اس کی سے مسیحی قارئین کو مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بحیثیت مجموعی کتابت کی اغلاط بہت کم ہیں، البتہ ان شاء اللہ کی جگہ "انشاء اللہ" لکھا گیا ہے جو واضح طور پر کمپیوٹر کے کاتب کی غلطی ہے۔ کتاب صاف ستھرے انداز میں چھپی ہے اور قیمت کچھ زیادہ